
اللہ کے فیصلے
محمد نواز ساحر

اگر آپ کا تعلق ایک مسلمان غریب طبقے سے ہے تو یقیناً آپ نے بچپن سے ہی ایسی باتیں سن رکھی ہوں گی کہ اللہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔

جسے چاہتا ہے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے در در کی بھیک مانگنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

تو یہاں سے پہلا سوال جنم لیتا ہے کہ ہمیں غریب بنانے میں کس ہستی کا اچھا خاصہ ہاتھ ہے۔

کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے؟

اور دوسرا سوال یہ کہ وہ خود کہہ رہا ہے وہ عادل ہے تو ہمیں غریب بنا کر اس نے کون سا عدل کیا ہے؟

یہ کیسا عدل ہے کہ وہ لوگ جو اس کی عبادت تک نہیں کرتے انہیں دیے جا رہا ہے اور دوسری طرف ہم ہیں جو پانچ وقت ناک ماتھا رگڑتے ہیں رو رو کر دعائیں مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا تک نہیں۔

پھر اس صورتحال میں دل کو تسلی دینے کے لیے کچھ دانشور آگے بڑھتے ہیں۔

وہ بتاتے ہیں کہ جن لوگوں کو اللہ نے زیادہ دیا ہے قیامت والے دن ان سے زیادہ حساب کتاب ہو گا اور جن کو کم دیا ہے ان کا حساب کتاب کم ہو گا۔

یوں غریب لوگ جنت میں جانے کے زیادہ اہل ہو جائیں گے۔

اب یہاں ایک بات کی سمجھ نہیں آتی کہ وہ غریب جس کے پاس کھانے کو روٹی تک نہیں وہ اپنے فرائض کیسے ادا کر سکتا ہے؟

اپنے کنبے کی پرورش کیسے کر سکتا ہے؟

ان چیزوں کے لیے وہ بہت محنت کر رہا ہے مگر صلہ اتنا کم ہے کہ بمشکل کھانا میسر ہے۔

تو ایسے حالات میں وہ ضرور ایسے راستے کی طرف نکل جائے گا جو کہ جائز نہیں ہے۔

امیر تو حساب کے چکر میں جہنم رسید ہو گا لیکن غریب صرف ضروریات پوری کرنے کے چکر میں جہنم رسید ہو جائے گا۔

اگر اس کی مرضی کے بغیر پتّا بھی نہیں ہلتا تو یہ کیسی تقسیم ہے کہ ایک شخص کو سب کچھ میسر ہے اور دوسرے کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ غلط سمت چل کر جہنم میں جا گرے۔

اللہ تو عادل ہے تو پھر وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟

اور پھر مُلاّ جی ہمیں سمجھاتے ہیں کہ دوسروں کی دولت کو دیکھ کر حسد نہیں کرنا چاہیے۔

اب بندہ پوچھے مُلاّ جی اگر اس نے ہمیں بھی نوازا ہوتا تو ہم بھی حسد نہ کرتے۔

جس کی مرضی کے بغیر پتّا نہیں ہلتا وہی چاہتا ہے کہ ہم حسد کریں اسی لیے تو اس نے ہمیں غریب بنایا ہے۔

دراصل اسلام اور بادشاہت اس قدر مشابہت اختیار کر چکے ہیں کہ اصل اسلامی تعلیمات تقریباً پسِ پردہ جا چکی ہیں۔

لوگوں کو تقدیر کا سبق پڑھانے والے مُلاّ اس راز سے پردہ نہیں اٹھاتے کہ اللہ نے ایک قانون کو تقدیر کا نام دیا ہے۔

وہی قانون تقدیر ہے اور وہی قانون اللہ کی مرضی بھی۔
بے شک اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا!
مگر اس دنیا میں اللہ کی مرضی سے مراد اس کا قانون ہے۔
اللہ نے ہر چیز کی تقدیر طے کر دی ہے مطلب اس کے لیے قانون وضع کر دیا ہے۔
جیسا کہ آگ کا کام (قانون) ہے جلانا.
آج سے ہزاروں سال پہلے بھی آگ یہی کام کرتی تھی اور آج بھی یہی کرتی ہے۔
اللہ کے کائناتی قوانین کسی کے لیے نہیں بدلتے اور اللہ تعالیٰ انہیں قوانین کے زریعے کائنات کا نظام چلا رہا ہے۔
اللہ تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے مگر یہ اس کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ وہ سب کچھ کر سکنے کے باوجود کائنات کے نظام کو براہ راست متاثر نہیں کرتا۔
بلکہ اس نے ایسے قوانین بنا دیے ہیں جو کائنات کو لیے اس کے انجام کی جانب رواں دواں ہیں۔
اب وہ قوانین سب کے لیے ایک جیسے ہیں۔
اگر کوئی غیر مسلم آگ میں جائے گا تو جل جائے گا اور ایسے ہی اگر کوئی مسلم جائے گا تو وہ بھی جل جائے گا۔
ان میں سے کوئی بھی چاہے تو آگ سے ہزاروں فائدے اٹھا سکتا ہے۔
اسی طرح کائنات میں موجود ہر چیز کی تقدیر (قانون) اللہ تعالیٰ کے پاس درج ہے۔

کائنات میں موجود چیزوں کو استعمال کر کے انسان کئی طرح کے فائدے حاصل کر سکتا ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری بنائی ہوئی چیزوں پر غور و فکر کرو۔

رہی بات امیری غریبی کی تو اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں چاہتا کہ کوئی بھوکا رہے یا کسی کے پاس دنیا بھر کی دولت جمع ہو جائے۔

وہ اس کے لیے کہتا ہے کہ اپنی ضرورت سے زائد چیزیں دوسروں میں تقسیم کرو۔

اب یہاں لوگ لاکھوں لوگوں کا رزق سمیٹے ہوئے بیٹھے ہیں۔

ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

یہ لوگ اس ڈر سے کہ کل کو مفلسی چھا جائے گی مال جمع کرتے رہتے ہیں اور اسے اپنی محنت کی کمائی قرار دیتے ہیں۔

ضرورت سے زیادہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے مطلب اس کی مخلوق کا ہے۔

جو ایسا نہیں کرتا وہ اسلامی دائرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

مسلمان اللہ پر توکل کرتا ہے، محنت کرتا ہے اور ضرورت سے زائد دوسروں کے لیے کھلا رکھتا ہے۔

آج کل نام کے مسلمان ہیں، سود، جو اعروج پر پہنچ چکا ہے۔

اور کچھ لوگ دولت کے انبار لگائے جا رہے ہیں اور کچھ لوگ روٹی کے لیے ترس رہے ہیں۔

اللہ نے انسانوں کے اختیارات میں یہ چیز بھی دی ہے کہ وہ عدل قائم کریں۔

حاکم کا کام ہے کہ وہ رعایا کی نشو و نما کا انتظام کرے اور عدل و انصاف قائم کرے۔

اگر حاکم ایسا نہیں کرتا تو وہ رعایا کو اللہ کے راستے سے دور کفر کی جانب لیے جا رہا ہے۔

جہاں غربت ذلت اور خوف کے سوا کچھ بھی نہیں۔

ایسے طاغوتی نظام کو چلانے والے اور نظام کے خلاف بغاوت نہ کرنے والے لوگوں کے حصے میں دنیا و آخرت کی جہنم ہے۔
